اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل
ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دارالامان
THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.
یوم جمعہ
جلد ۲۸ | ۱۴ محرم ۱۳۵۹ھ | ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۳

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے مسلمانوں کو کیا سبق حاصل کرنا چاہیئے

ماہ محرم الحرام کا وُہ عشرہ گزر گیا جس میں خدا تعالٰے کے ایک محبوب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰے عنہ نے اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر اپنا سب کچھ خدا تعالٰے کی راہ میں قربان کر دیا۔ اس المناک واقعہ کی یاد میں اکناف عالم کے مسلمان ہر سال مختلف رنگوں میں اپنے غم والم کا اظہار کرتے مظلومین واقعہ کربلا کے متعلق ازراہ عقیدت اور اخلاص نوحہ خوانی۔ اور سوز خوانی کے علاوہ طرح طرح سے اپنے اجسام پر تکالیف وارد کرتے۔ دردناک آہیں بھرتے بسلسل آنسو بہاتے۔ اور سفاک ظالموں کے خلاف انتہائی طور پر نفرت و حقارت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اتنے بڑے المناک حادثہ سے جو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ وُہ حاصل نہیں کرتے۔ حالانکہ مسلمانوں کی ملی اور قومی زندگی کا راز اس میں مضمر ہے۔ اور وُہ مسلمانوں کی ترقی اور سربلندی کا ضامن ہے ؛

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے تمام خاندان کی جس نے میدانِ کربلا میں جام شہادت پیا مسلمانوں کے قلوب میں جو انتہا درجہ کی قدر و منزلت جاگزین ہے اور حد درجہ کی محبت و الفت پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ یہی کہ انہوں نے انتہا درجہ کی بے سروسامانی کے باوجود اسلام کی حفاظت کی خاطر یہ تو برداشت کر لیا۔ کہ اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے بھوک اور پیاس سے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتا۔ اور دم توڑتا دیکھیں۔ اپنے گھرانے کی عصمت مآب خواتین کو لق و دق میدان میں بلبلاتا۔ اور ظالموں کے ہاتھوں قتل ہوتا پائیں۔ اور خود بھی جان قربان کر دیں۔ لیکن یہ گوارا نہ کیا۔ کہ ایسے لوگوں کے آگے سرِ تسلیم خم کریں۔ جو اسلام کی بربادی اور تباہی کے لئے کوشاں تھے۔ یہی وجہ ہے خدا تعالٰے کی راہ میں اور اسلام کی حفاظت کے لئے قربانی و ایثار۔ عزم و استقلال ثابت قدمی اور جان نثاری کی ایسی شاندار مثال ہے۔ جو ہر مسلمان کے دل میں ولولہ اور جوش پیدا کر دیتی ہے۔ اور بہت سے لوگ خواہش کرنے لگتے ہیں۔ کہ کاش ہم بھی اس موقعہ پر ہوتے۔ اور ہمیں بھی خدا تعالٰے کی راہ میں جان نثاری کی سعادت حاصل ہوتی ؛

لیکن افسوس کہ یہ جذبہ محض عارضی اور وقتی ہوتا ہے۔ اور عشرہ محرم ختم ہونے کے ساتھ ہی اس طرح گم ہو جاتا ہے۔ کہ سال بھر کسی کے خیال میں بھی نہیں آتا۔ حالانکہ موجودہ زمانہ وُہ ہے۔ جبکہ اُس زمانہ سے بہت زیادہ خطرناک دُشمنوں اور معاندین میں اسلام گھرا ہُوا ہے۔ اُس وقت اگر ایک یزید تھا۔ تو آج چاروں طرف سے اسلام کو یزید گھیرے ہُوئے ہیں۔ اور ساری دُنیا اسلام کی مخالفت پر کھڑی ہے۔ حتٰے کہ خود مُسلمان کہلانے والے اپنے اعمال اپنے عقائد اور اپنے اقوال کے ذریعہ اسلام دشمنی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی اس حالت کا نقشہ کیا ہی دردناک الفاظ میں کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ؎

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالئے اسلام و قحط المسلمین
تیر بر معصوم مے بارد خبیثے بدگہر
آسماں را مے سزد گر سنگ بارد بر زمیں
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

ان حالات میں ہر اس انسان کا جو اپنے دل میں اسلام کی محبت رکھتا ہے۔ کیا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ حفاظتِ اسلام کے لئے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جائے۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کی دین کی خاطر قربانی اور ایثار کو اپنے لئے مثال قرار دے کر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرے۔ ذرا غور تو فرمایئے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعہ ہائلہ پر سینہ کوبی کرنے۔ آنسو بہانے اور رنج والم کا اظہار کرنے سے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ان کی اسلام کے لئے قربانی۔ ان کے ایثار اور ان کی ثابت قدمی کو پیش نظر رکھ کر اپنے اندر یہی صفات پیدا کی جائیں۔ اور اسلام کی خدمت میں اپنے آپ کو لگا دیا جائے۔ تو نہایت عظیم الشان نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔ کاش مسلمان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شاندار قربانی سے اس رنگ میں فائدہ اٹھائیں۔ اپنے اندر قوت عمل پیدا کریں۔ اور ہر قسم کی مشکلات میں سے گزرتے ہُوئے خدمت اسلام پر کمربستہ ہو جائیں۔

جماعت احمدیہ کے قیام کی یہی غرض و غایت ہے۔ اور وُہ دُنیا میں اسلام کو محض خدا تعالٰے کے فضل اور اسی کی توفیق سے غالب کرنے کے لئے کھڑی ہُوئی ہے۔ وُہ اپنی قلت اور کمزوری کے لحاظ سے دُنیائے کفر کے مقابلہ میں وُہی حیثیت رکھتی ہے۔ جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے چند ساتھیوں کی افواج یزید کے مقابلہ میں تھی۔ پس آج اگر کوئی یزید کے لشکر کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے خونِ ناحق کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائے۔ تاکہ اس جہاد میں

مدینۃ المسیح

کراچی ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ درد نقرس میں بہت تخفیف ہے۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ حضور کے اہل بیت و خدام بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سردرد کی شکائت رہی ہے احباب دُعائے صحت کریں:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل کی نسبت آرام ہے۔ کامل صحت کے لئے دُعا کی جائے:

ایک غیر احمدی رئیس کی خواہش پر ان کی نو تعمیر کوٹھی کے افتتاح کے لئے الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر امین آباد تشریف لے گئے:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اعزاز میں ٹی پارٹی

۱۶ فروری سنہ ۴۰ء کو چار بجے شام کراچی میں جناب کپتان سلطان احمد صاحب کھتانہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعزاز میں شاندار ٹی پارٹی دی۔ جس میں بہت سے معززین شریک ہوئے۔ جن میں سے چند ایک کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) کرنل بگم ملک معظم کے طبی مشیر
(۲) میجر ایس ڈی پامر۔ کمانڈنگ سنسر ڈیپارٹمنٹ
(۳) کیپٹن ریوٹ کارنک بلوچ رجمنٹ
(۴) مسز ریورٹ کارنک
(۵) مسٹر نائیٹن ایجنٹ بحرین پٹرولیم کمپنی
(۶) مسز نائیٹن
(۷) مسٹر ایلی فیکس آئی سی۔ ایس ریٹائرڈ کمشنر
(۸) مس کریچٹ
(۹) خان صاحب فرزند علی صاحب فنانس سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
(۱۰) نواب محمد عبداللہ خانصاحب آف مالیرکوٹلہ
(۱۱) ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے طبی مشیر
(۱۲) ملک صلاح الدین صاحب ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
(۱۳) مسٹر اے کے احمدی آئی۔ ایم۔ ایس ایم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی
(۱۴) مسٹر محمد نواز صاحب گنگی سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی
(۱۵) الشیخ کاظم الدجیلی عراق قونصل
(۱۶) مسٹر رؤف آفندی سیکرٹری عراق قونصل
(۱۷) مسٹر محمد ابراہیم خان صاحب
(۱۸) خانصاحب محمد اکبر خانصاحب سول سنسر آفیسر
(۱۹) " اللہ بخش " " "
(۲۰) لفٹنٹ خالد حمید سنسر آفیسر
(۲۱) " غلام سرور " "
(۲۲) مسٹر محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پریذیڈنٹ خوجہ کمیونٹی
(۲۳) مسٹر محمد قاسم خانصاحب
(۲۴) مسٹر نصیر احمد صاحب کھتانہ
(۲۵) مسٹر ڈی سوزا صاحب
(۲۶) قریشی محمد یوسف صاحب

چائے نوشی کے بعد کپتان صاحب موصوف نے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اُس کے جواب میں حضور نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں موجودہ جنگ میں حکومت سے اہل ہند کے تعاون کی ضرورت اور اہمیت واضح فرمائی۔ خاکسار عبدالکریم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی

کارکنان جماعت ہائے احمدیہ پنجاب کے لئے ضروری اعلان

الیکشن پنجاب اسمبلی ۱۹۴۱ء کے لئے تیاری شروع کر دی جائے

جو کام وقت پر نہیں کیا جاتا۔ اس کے لئے آخری گھڑی میں جو کوشش اور دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ وہ بالعموم رائیگاں جاتی ہے۔ اور حتمی نتائج کی تو توقع رکھنا تو در کنار ناگوار نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ بڑی احتیاط کے ساتھ ابھی سے اپنے اپنے مقامات پر اپنے طور پر احمدی ووٹرز کی فہرست تیار کر لیں۔ اور پھر اس بات کا پورا اہتمام کریں۔ کہ مقامی سرکاری ملازمین پٹواری وغیرہ نے پوری دیانت داری سے احمدی ووٹران کو اپنی فہرست میں لکھ لیا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کی طرف سے کوتاہی صادر ہو۔ تو جہاں اس کا علم فوراً حکام بالا کو تحریراً دیں۔ اس کے متعلق مجھے بھی فوراً اطلاع بھجوا دیں۔ از بس تاکید ہے۔ نیز جن دوستوں کی جائداد مثلاً مکان یا زرعی زمین وغیرہ قادیان میں ہو۔ یا رہائشی تعلق قادیان سے ہو۔ وہ فوراً نظارت ہذا کو اپنے مفصل کوائف سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا (۱) رحیم بخش خان صاحب شہر سلطان بعارضہ ... عاملہ بیمار ہیں۔ (۲) بابو محمد شریف صاحب پنشنر قادیان عرصہ سے بیمار ہیں (۳) مولوی یحییٰ الدین صاحب آف کوہاٹ۔ بیمار ہیں۔ (۴) شیخ عباد اللہ صاحب پلیڈر دھوری بعارضہ دمہ بیمار ہیں (۵) اہلیہ صاحبہ محمد عبدالعزیز صاحب محبوب نگر بیمار ہیں۔ (۶) چوہدری مبارک احمد صاحب ہیڈ کلرک سول سرجن باڑا چنار بیمار ہیں (۷) شیخ عبدالغنی صاحب شہر گلہ زیراں کی لڑکی ممتاز خانم بیمار ہیں۔ احباب کی صحت کے لئے دعا کی جائے

ولادت (۱) بابو اصغر علی صاحب دفتر انسپکٹر شملہ کے ہاں کئی لڑکیوں کے بعد لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے رفیق علی نام تجویز فرمایا (۲) صوفی علی محمد صاحب کلرک ملٹری اکونٹس لاہور کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انیسہ نام تجویز فرمایا۔ (۳) ۱۴ جنوری کو عبدالحکیم صاحب گنج لاہور کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عبدالرشید نام تجویز فرمایا۔ (۴) محمد ابراہیم صاحب بنگہ کے ہاں ۵ ماہ تبلیغ کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نعیم احمد نام رکھا۔ اللہ مبارک کرے:

"الفضل" کا خلافت جوبلی نمبر ضرور منگایئے

"الفضل" کے جوبلی نمبر کے مضامین چونکہ غیر احمدیوں اور غیر مبایعین میں تبلیغ احمدیت کے لئے نہائت مؤثر اور مفید ہیں۔ اس لئے کئی اصحاب نے رعائتی قیمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی کئی پرچے منگائے ہیں۔ جن احباب نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی وہ اپنے دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے ضرور منگائیں۔ متعدد پرچے منگانے والے اصحاب سے نصف قیمت یعنی ۴ر فی پرچہ علاوہ محصول ڈاک لی جائے گی: مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد کے حالات

روایات جناب شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس

جناب شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس میرپور سندھ نے بیان کیا۔ کہ میری پیدائش گوجرانوالہ میں ہوئی تھی اور چونکہ میرے والد محمد بخش خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھے۔ اس لئے جہاں جہاں ان کی تبدیلی ہوتی تھی میری ابتدائی تعلیم کا انتظام بھی وہیں ہوتا رہا۔ سنہ ۱۸۹۲ء یا ۱۸۹۳ء میں وہ تبدیل ہو کر بٹالہ آ گئے۔ لہٰذا پرائمری سے لے کر انٹرینس تک میں نے بٹالہ میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور۔ اور علی گڑھ میں تعلیم پائی ۔

میرے والد صاحب جب پہلے پہل بٹالہ میں تبدیل ہو کر آئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مداح تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ اقدام قتل میں والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ایک نمایاں خدمت انجام دی۔ اور وہ یہ کہ اس مقدمہ میں عبدالحمید نامی مخبر جس نے پادریوں کے دباؤ میں آ کر حضرت اقدس کے خلاف بیان دیا تھا۔ وہ دوران مقدمہ میں پادریوں کے ہی پاس تھا۔ میرے والد صاحب نے کپتان لی مارچنڈ صاحب کپتان پولیس ضلع گورداسپور کو جو ان دنوں مقدمہ کی وجہ سے بٹالہ میں تھے۔ کہا۔ کہ مخبر کے پادریوں کے قبضہ میں رہنے سے انصاف کی امید نہیں ہو سکتی (مسٹر لی مارچنڈ صاحب کپتان پولیس میرے والد صاحب کی ملازمت کے قریباً تمام عرصہ میں ان کے افسر رہے تھے۔ چنانچہ ضلع گوجرانوالہ میں جبکہ میرے والد صاحب ہیڈ کانسٹیبل تھے۔ کپتان صاحب مذکور اس وقت گوجرانوالہ میں تھے۔ اور انہوں نے والد صاحب کو اپنی پیشی میں رکھا ہوا تھا۔ بعد ازاں شیخ گڑھ۔ ڈیرہ بابا نانک اور بٹالہ میں میرے والد صاحب ڈپٹی انسپکٹری کے عہدہ پر انہی کے ماتحت کام کرتے رہے۔ اس وجہ سے وہ کپتان صاحب مذکور سے آزادانہ گفتگو کر سکتے تھے) کپتان صاحب کو والد صاحب کی یہ تجویز پسند آئی۔ اور انہوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے اس کا تذکرہ کیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے والد صاحب کو بُلا کر حکم دیا۔ کہ پادری صاحب کو ہماری طرف سے سلام دو۔ اور عبدالحمید مخبر کو وہاں سے لے آؤ۔ چنانچہ والد صاحب نے پادری صاحب کے پاس جا کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپتان ڈگلس صاحب بہادر کا حکم سُنایا۔ مگر پادری صاحب نے عبدالحمید کو دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر کپتان ڈگلس صاحب نے بذریعہ وارنٹ عبدالحمید کو پولیس کے قبضہ میں رکھنے کے لئے والد صاحب کو اختیار دیا۔ اور انہوں نے عبدالحمید کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ ایک دو دن کے بعد جب پھر عبدالحمید کا بیان کپتان پولس نے لیا۔ تو اس نے اصل حقیقت کا اظہار کر دیا۔ کہ دراصل پادریوں نے مجھے سکھایا ہے۔ ورنہ حضرت مرزا صاحب نے مجھے کبھی قتل کے متعلق کچھ نہیں کہا ۔

یہ حقیقت میں نے اپنے والد صاحب کی زبانی کئی بار سُنی۔ والد صاحب نے اس مقدمہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کے پاس شہادت بھی دی تھی۔ چنانچہ ان کا مجمل بیان "کتاب البریہ" میں بھی درج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے والد صاحب کو "کتاب البریہ" کی ایک جلد اپنے دستخط کر کے عطا فرمائی تھی۔ جو اب تک ہمارے ہاں موجود ہے۔ اس کے بعد عبدالحمید کہیں روپوش ہو گیا۔ اور کپتان ڈگلس کے بعد دوسرے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ڈرامنڈ نے میرے والد صاحب کو مامور کیا۔ کہ عبدالحمید کا سُراغ نکال کر گرفتار کرو۔ تا اس پر جھوٹی شہادت دینے کی وجہ سے مقدمہ دائر کیا جائے۔ والد صاحب نے جہلم سے اسے گرفتار کیا اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور اسے نو ماہ کی سزا ہوئی تھی۔ میرے والد صاحب کی اس خدمت کی وجہ سے پادریوں کا گروہ ان کا سخت مخالف ہو گیا۔ اور انہوں نے افسران اعلیٰ۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور کمشنر وغیرہ کے پاس شکایات کیں اور کہا۔ کہ یہ مرزا صاحب کی طرفداری کرتا ہے۔ چونکہ والد صاحب نے یہ کام محض فرض شناسی کی وجہ سے کیا تھا اور وہ مذہبی آدمی نہ تھے۔ اس لئے افسران بالا پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ان کا مرزا صاحب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ حضور علیہ السلام کی مخالفت کرنے لگ گئے۔ نیز ان کی مرزا نظام الدین صاحب سربراہ نمبردار قادیان اور مرزا امام الدین صاحب وغیرہ سے بھی دوستی تھی۔ جو حضور علیہ السلام کے شدید مخالف تھے۔ مرزا اسماعیل احمد صاحب سے بھی انکے تعلقات تھے مولوی محمد حسین بٹالوی بھی اس واقعہ کے بعد ان کے پاس آنے جانے لگا۔ اور والد صاحب کو خوشامدانہ لہجہ میں حضرت صاحب کی مخالفت پر ابھارتا رہا۔ علاوہ ازیں ان دنوں ضلع گورداسپور میں انسپکٹر پولیس سید بشیر حسین تھے۔ جو نہایت متعصب شیعہ تھے۔ وہ بھی والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اُکساتے رہتے تھے۔ جب لیکھرام کے قتل کے واقعہ کے بعد میرے والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کی تلاشی کے لئے کپتان لیمارچنڈ کے ہمراہ قادیان آئے۔ تو تلاشی کے دوران میں چند ایسے کلمات کہے۔ جو نہایت ناپسندیدہ اور قابل اعتراض تھے۔

فضل عمر (انگریزی)

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیرت

جناب مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلیم آسام فرماتے ہیں :۔

"مولوی عبدالقدیر صاحب نیاز کی کتاب "فضل عمر" سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سلور جوبلی کے موقعہ پر عین بر وقت شائع ہوئی ہے۔ اس نوجوان مصنف کی یہ سعی واقعہ میں قابل تعریف ہے۔ کتاب کے بارہ بابوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی کے اہم واقعات اور کارنامے بیان کئے گئے ہیں۔ آخری حصہ میں حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور حضور کی شخصیت عظمیٰ الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔ مختلف مستند ماخذوں سے مواد جمع کرنے میں مصنف نے خوب محنت اٹھائی ہے۔ اور واقعات زندگی کو دلکش پیرایہ اور پاکیزہ زبان میں پیش کیا ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ کتاب احمدیہ لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ پبلک اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائے گی"۔

قیمت میں رعایت۔ گو کتاب کی قیمت پہلے ایک روپیہ بارہ آنے رکھی گئی تھی۔ مگر کثرت اشاعت کے پیش نظر اب ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے :۔

نوٹ :۔ احمدیہ البم قیمت بارہ آنے۔ اسلامی خلافت (انگریزی) مصنف مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ قیمت چار آنے :۔

پبلشرز :۔ سلطان برادرز۔ قادیان (پنجاب)

پھر جب مرزا نظام الدین صاحب وغیرہ نے مسجد کے دروازہ کے آگے دیوار کھڑی کر دی۔ تو اس معاملہ میں بھی والد صاحب نے مرزا نظام الدین صاحب کی تائید کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی۔

ان ایام میں جب خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے آتے یا جاتے تو بٹالہ میں اکثر والد صاحب کے ہاں مہمان ہوتے لیکن انہوں نے کبھی والد کو جو مذہب سے پوری طرح واقف نہ تھے۔ قرآن اور حدیث سے حضرت اقدس علیہ السلام کی صداقت کے دلائل بتلانے کی کوشش نہ کی بلکہ والد صاحب اگر حضرت اقدس کے خلاف بھی کچھ کہتے۔ تو وہ خاموش رہا کرتے۔ اور کسی بات کا جواب نہ دیتے۔

والد صاحب جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ محض اس خیال سے حضرت اقدس کی مخالفت کرتے۔ کہ تا افسر بدظن نہ ہو جائیں ورنہ گھر میں جب کبھی ذکر کرتے تو یہی کہتے۔ کہ مرزا صاحب بہت بڑے بزرگ اور پارسا ہیں۔

سنہ ۱۹۰۱ء کے آخر میں والد صاحب کو کاربنکل کا پھوڑا نکلا۔ جو ذیابیطس کی وجہ سے تین چار ماہ تک بیمار رہنے کے بعد مہلک ثابت ہوا۔ شروع میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن معالج تھے۔ جو ان دنوں بٹالہ میں متعین تھے۔ اور اس وقت غیر احمدی تھے۔ والد صاحب کی بیماری کے ایام میں چند روز تک وہ ہمارے ہاں ہی ٹھہرے۔ ان دنوں جب انہوں نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ تو والد صاحب نے کنسٹیبل متعین قادیان کو ان کے ساتھ بھیجا۔ جب وہ قادیان سے ملاقات کر کے واپس گئے۔ تو انہوں نے میرے روبرو بیان کیا۔ کہ مرزا صاحب کو ایک سال کے اندر اندر بوجہ خرابیٔ خون جذام یا کوئی اور بیماری ہو جائے گی۔ اور وہ زیادہ دیر تک زندہ نہ رہ سکیں گے مگر والد صاحب نے ان کی مخالفت کی اور کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مرزا صاحب نہائت عابد اور پارسا بزرگ ہیں۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ اس بیماری سے تندرست ہونے کے بعد ان کی بیعت میں داخل ہو جاؤں۔ مگر افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی۔ اور وہ اس مرض کاربنکل کی وجہ سے تین چار ماہ تک بیمار رہنے کے بعد ۳ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو فوت ہو گئے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب کو بعد میں احمدی ہونے کی توفیق مل گئی۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس یہ حلفیہ شہادت دی۔ کہ محمد بخش صاحب (یعنی میرے والد صاحب) آخری عمر میں مخالف نہ رہے تھے۔ بلکہ ان کا ارادہ تھا۔ کہ بیماری سے شفایاب ہونے پر بیعت کر لیں گے۔

والد صاحب کی وفات رات کے وقت ہوئی تھی۔ دن کو وہ بار بار استغفار اور کلمہ شریف پڑھتے رہے۔ اور پکار پکار کر کہتے رہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مجھے معاف کر دو۔ حضرت مرزا صاحب مجھے معاف کر دو۔ شام کے وقت میری والدہ صاحبہ کو اور مجھے کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ اور تمہیں بھی وہاں آنے کی اجازت دیدی ہے۔ یا اسی قسم کا ایک فقرہ کہا جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے مجھے اور میری والدہ صاحبہ کو اپنے ہاں آنے کی اجازت دے دی ہے۔ ان کی مراد یہ تھی۔ کہ تم حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ مگر ہم اچھی طرح سے اس فقرہ کو سمجھ نہ سکے۔ ان کی وفات کے بعد ہم بٹالہ سے گوجرانوالہ اپنے وطن چلے گئے۔ جہاں اپنی برادری کے تعلقات کی وجہ سے اور بوجہ ابھی طالب علم ہونے کے مجھے اپنے والد صاحب کی آخری وصیت پر عمل کرنے کی کچھ عرصہ تک توفیق نہ مل سکی۔ اور نہ ہی اس طرف خیال رہا۔ (باقی)

خاکسار۔ عبد القادر کارکن نظارت تالیف و تصنیف قادیان

۳ ماہ امان کے یوم التبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

(۱) ۳ ماہ امان مطابق ۳ مارچ کا یوم تبلیغ غیر مسلموں کے لئے بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔

(۲) احباب انتظام کے ماتحت وفود بنا کر یا انفرادی طور پر حلقے تجویز کر کے بعد دعا تبلیغ کے لئے روانہ ہوں۔

(۳) گفتگو میں بحث و مباحثہ کا رنگ نہ آئے۔ نہ ہی کوئی ناملائم بات کی جائے بشرا ولا تنفروا۔ خوشخبری دو۔ اور نفرت سے اجتناب کرو۔

(۴) تبلیغ میں حتی الامکان سیاسی اختلافات کے ذکر کو نظر انداز کیا جائے اور مذہب کو ہر صورت میں پیش نظر رکھا جائے۔

(۵) اسلام سے خاص دلچسپی لینے والے احباب کے نام اور پتے نوٹ کر کے مرکز کو بھیج دیئے جائیں۔ اور اپنے پاس بھی آئندہ سلسلہ تبلیغ جاری رکھنے کے لئے محفوظ رکھے جائیں۔

(۶) احمدی خواتین بھی انہی ہدایات کے ماتحت اپنے اپنے حلقہ اثر میں تبلیغ کریں۔ بالخصوص اسلام سے مرتد شدہ عورتوں اور ان کی اولاد کو تبلیغ کے لئے منتخب کریں۔

(۷) سیکرٹریان تبلیغ و انصار اللہ اور ممبران انصار اللہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر خاص سرگرمی اور انتظام سے کام کریں۔ اور اپنی کارگزاری کی رپورٹ مطبوعہ باہوارکا فارموں پر بھجوائیں۔ جن جماعتوں میں انجمن انصار اللہ قائم نہیں۔ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ لائحہ عمل انصار اللہ رپورٹ فارم، عہد فارم اور تحریک انصار اللہ سب جماعتوں کو ٹریکٹوں کے ساتھ بھجوائی جا رہی ہیں۔

(۸) اس موقعہ پر تبلیغی اشتہارات اور لٹریچر بہت کثرت سے تقسیم کرنے کی سعی کی جائے۔ اور صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ کا مناسب موقعہ لٹریچر کثرت سے شائع کیا جائے۔ جس کی فہرست درج ذیل ہے۔ لٹریچر کے لئے آرڈر ۲۵ فروری تک آ جانے چاہئیں ورنہ تعمیل میں مشکل ہوگی۔ جن احباب کے آرڈر آ چکے ہیں۔ ان کو لٹریچر ۲۵ کو انشاء اللہ روانہ کیا جائے گا۔ اس دیر کی وجہ بعض مشکلات ہیں جن میں شہر امرتسر کی ہڑتال بھی شامل ہے۔ جہاں ہمارا لٹریچر چھپتا ہے

ناظر دعوۃ و تبلیغ

فہرست تبلیغی لٹریچر

(۱) پیغام صلح انگریزی قیمت فی کاپی ار

(۲) ” ” گورمکھی ” ” ار

(۳) رسالہ مت پروورتن ہندی (یعنی تبدیلیٔ عقائد) یہ قابل ذکر رسالہ مکرم پروفیسر عبد اللہ بن اسلام صاحب سابق پروفیسر آر۔ ڈی۔ شاستری ودیا مہارتوا صاحب۔ افسر شعبہ سنسکرت لٹریچر و انڈین کلچر و فلاسفی وغیرہ کاشی ودیا پیٹھ یونیورسٹی بنارس نے تحریر کیا ہے جس میں نہائت عالمانہ رنگ میں اپنے تاثرات اور اسلام کی فوقیت کا اظہار کیا گیا ہے یہ نسخہ ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے بہت کارآمد ہے۔ قیمت فی کاپی ار

(۴) ہمارا رسول گورمکھی فی کاپی ۰۔

(۵) اسلام کے متعلق آنحضرت صلعم کی تعلیم اردو ۰ر

(۶) ” ” ” ” گورمکھی ۰ر

(۷) ” ” ” ” ہندی ۰ر

(۸) اسلام اور سکھ گرنتھ گورمکھی ۰ر اردو ۰ر

تبلیغی اشتہارات

(۱) وہی ہمارا کرشن اردو ۶ر فی سینکڑہ

(۲) ” ” ” گورمکھی ۶ر ”

(۳) ” ” ” ہندی ۶ ”

(۴) پریم سینا گورمکھی یہ ٹریکٹ خصوصیت سے سکھ دوستوں کے لئے کثرت سے چھپوایا ہے۔ اس کی بہت اشاعت کی جائے پانچ آنے فی سینکڑہ

(۵) صداقت حضرت مسیح موعود از روئے سکھ کتب اردو فی سینکڑہ ۱۲ار

(۶) ” ” ” ” گورمکھی ” ”

(۷) ” ” ” بائیبل ۶ر

(۸) ابطال الوہیت ۶ر

(۹) کرشن اوتار ہندی ۶ر

(۱۰) ” ” اردو ۶ر

(۱۱) ہندوؤں کے لئے مختلف ٹریکٹ ۶ار

سلک انڈسٹری

ہندوستان میں جہاں اور بہت سی صنعتوں کے لئے ابھی ترقی کا کافی میدان کھلا ہے۔ وہاں سلک انڈسٹری کے لئے بہت حد تک گنجائش پائی جاتی ہے۔ کیونکہ بیرونی ممالک سے ہر سال لاکھوں روپیہ کا ریشم ہندوستان میں آتا ہے اگر سلک انڈسٹری کو اقتصادی اور تجارتی اصول کے پیش نظر اعلیٰ پیمانے پر ترقی دی جائے تو اس سے بہت کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

سلک انڈسٹری نے سب سے پہلے چین میں نشوونما پائی۔ اور اب تک چین کا سلک دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے۔ حتےٰ کہ یورپ میں بھی سلک کا رواج چین کا ہی مرہون منت ہے۔ شہنشاہ جسٹینین نے سلک کو یورپ میں رائج کرنے کے لئے دو پادری چین بھیجے۔ تاکہ وہ ریشم کے کپڑوں کو قسطنطنیہ پہنچائیں۔ قسطنطنیہ میں جب سلک انڈسٹری نے رواج پا لیا۔ تو وہاں سے پہلے اطالیہ اور پھر فرانس تک پہنچ گئی۔ اور پھر دوسرے ملکوں میں پہونچی۔ یورپ میں سلک کی کاشت اگرچہ ۵۵۰ء میں ہوئی لیکن سلک انڈسٹری کا باقاعدہ آغاز اس کے ایک عرصہ بعد شاہ ہنری ششم کے عہد میں ہوا۔ اور ۱۶۸۵ء کے بعد تو اس انڈسٹری نے انگلستان میں ایسی ترقی کی۔ کہ فرانس کے بہت سے کاریگر اپنا ملک چھوڑ کر انگلستان میں آبسے۔ اور انہوں نے سلک انڈسٹری کو فروغ دینا شروع کر دیا۔

جہانتک ہندوستان کا تعلق ہے۔ زمانۂ قدیم میں ہندوستان میں ٹسری سلک ایک اہم چیز شمار کی جاتی تھی۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس انڈسٹری کو کوئی خاص فروغ حاصل تھا۔ البتہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اس انڈسٹری کو فروغ دینے میں بہت مدد کی۔ اس نے نہ صرف سلک انڈسٹری کو ترقی دی۔ بلکہ خام سلک۔ اور سلک کے کپڑوں کی تجارت کو بھی منظم کیا۔

یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ چین ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں شروع میں سلک انڈسٹری نے نشوونما پائی۔ اگرچہ چین کے کاریگر اس انڈسٹری کے متعلق بیرونی ممالک کے باشندوں کو معلومات بہم پہنچانے میں خاص طور پر محتاط تھے۔ تاہم کسی نہ کسی صورت میں ان کا یہ راز ہندوستان تک پہنچ گیا۔ اول اول آسام اور بنگال میں اس صنعت نے قدم جمائے۔ پھر کشمیر اور میسور تک پھیل گیا۔ میسور میں سلک کو رواج دینے کا سہرا سلطان ٹیپو کے سر ہے۔ جنہوں نے اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے بہت امداد دی۔ اور آج بھی ہندوستان میں سلک کے نئے ڈیزائن تیار کرنے میں میسور خاص شہرت رکھتا ہے۔ اور ہندوستان کی خام سلک کا تقریباً نصف حصہ میسور ہی مہیا کرتا ہے۔ جو کہ اوسطاً بیس لاکھ پونڈ سالانہ ہے۔ سلک کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے حکومت میسور بھی سلک کی کاشت اور صنعت کا خاص خیال رکھتی۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی امداد کرتی ہے۔

بنگال بھی اس صنعت میں کافی شہرت رکھتا تھا۔ مگر اسے قائم نہ رکھ سکا۔ لیکن اب پھر کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس انڈسٹری کو وسیع پیمانے پر ترویج دی جائے۔ چنانچہ صوبۂ بنگال کا محکمۂ صنعت وحرفت سلک انڈسٹری کو ایک بار پھر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔

ہندوستان میں سلک سے جو کپڑے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے عام طور پر ٹسر۔ موگا اور ایری مشہور ہیں۔ آرٹ کے لحاظ سے موگا سلک کو سب سے بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ ٹسر اور ایری کا کاتنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

دکن میں بھی سلک تیار کیا جاتا ہے۔ جو بنارس کے اور دہلی سلک سے بہت حد تک ملتا جلتا ہے۔ اعظم گڑھ میں سنگی سلک تیار کیا جاتا ہے۔ یہ معمولی مقدار میں لکھنؤ اور الہ آباد میں بھی تیار ہوتا ہے۔ گلبدن قسم کا سلک علی گڑھ میں تیار کیا جاتا ہے جسے عام طور پر ہندو بہت استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح الاچی سلک آگرہ میں تیار کیا جاتا ہے۔ کشمیر شال اور دوشالے تیار کرنے میں خاص شہرت رکھتا ہے بمبئی پریذیڈنسی میں بھی کئی مقامات پر سلک سے کپڑے تیار کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے بمبئی۔ احمد آباد۔ پونہ اور سورت کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے دیگر مقامات میں جو کچھ تیار کیا جاتا ہے۔ وہ بالعموم مقامی ضروریات کے لئے کافی ہوتا ہے چونکہ ہندوستان میں ابھی اس صنعت کو وسیع کرنے کی گنجائش ہے۔ اس لئے کاروباری اصحاب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے؟

شکر سازی

ہندوستان نے جن صنعتوں کی طرف آہستہ آہستہ اپنی توجہ پھیرنی شروع کی ہے۔ ان میں سے ایک صنعت شکر سازی ہے۔ اور گو ابھی تک اس کی پوزیشن ہندوستان میں اطمینان بخش نہیں۔ تاہم موجودہ حالت پہلی حالت سے بدرجہا بہتر ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ ہندوستان میں شکر سازی کی صنعت مفقود تھی۔ اور وہ ممالک غیر سے آیا کرتی تھی۔ حالانکہ شکر سازی کے تمام لوازم ہندوستان میں موجود تھے۔ آخر حکومت اور سرمایہ دار دونوں اس طرف متوجہ ہوئے۔ اور شکر سازی کو فروغ حاصل ہونا شروع ہوا۔

شکر صرف کھانے پینے میں ہی استعمال نہیں ہوتی۔ بلکہ کئی اور اشیاء کے بنانے میں بھی کام آتی ہے۔ چنانچہ پالش صابن سیاہی۔ گوند۔ اور اسی قسم کی اور بہت سی اشیاء میں استعمال کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ پانی۔ تیل۔ پٹرول اور دیگر مشروبات میں آسانی کے ساتھ حل ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسے وارنش کی تیاری میں بھی بہت مفید تسلیم کیا گیا ہے۔ شکر ایک خاص قسم کے کاغذ کے بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ جو پیکنگ کے لئے بہت موزون ہوتا ہے۔ اسی طرح اور بہت سی چیزیں ہیں جن میں شکر استعمال کی جا سکتی ہے۔ پس اگر اس صنعت کو فروغ دیا جائے تو نہ صرف شکر سازی کی صنعت ترقی کر سکتی ہے۔ بلکہ ان صنعتوں کو بھی آسانی کے ساتھ رائج کیا جا سکتا ہے۔ جنمیں شکر کا استعمال ہوتا ہے

تاریخ وفات

قریشی عبدالحق صاحب برادرزادہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اکلوتی بیٹی کی حسرت ناک وفات پر یہ چند اشعار کہے گئے ہیں۔ — اکمل عفی عنہ

سلطانہ کشور آہ جوانی میں چل بسی
اندوہ وغم سے حالِ اقارب خراب ہے

دم آگیا تو زندہ نہ آیا تو خاتمہ
دنیا کی زندگی بھی مثالِ حباب ہے

باقی تو رہنے والی اک اللہ کی ذات ہے
عالم فنا پذیر ہے گویا کہ خواب ہے

لختِ جگر سرورِ دل و نورِ چشم حق
اکلوتی بیٹی زینتِ عہد شباب ہے

اکمل سدھاری عالم بالا کو اس کی روح
سال وفات کہہ دو کہ "غفران باب ہے"
۱۳۵۹ھ

جلسہ خلافت جوبلی کے موقع پر حضرت امیر المومنین کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے اصحاب

ذیل میں گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تیسری فہرست درج کی جاتی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے سعید الفطرت لوگوں کے قلوب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر کس طرح مطمئن کر رہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جھنڈے کے نیچے لا رہے ہیں۔

۲۰۹ - مراد بخش صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۱۰ - جلال خان 〃 〃 شیخوپورہ
۲۱۱ - غلام حیدر 〃 〃 〃
۲۱۲ - فلاح 〃 〃 〃
۲۱۳ - محمد شریف 〃 〃 〃
۲۱۴ - ظہور احمد 〃 〃 〃
۲۱۵ کریم 〃 〃 〃
۲۱۶ - عمر حیات 〃 〃 〃
۲۱۷ - محمد نواز 〃 〃 〃
۲۱۸ - دوست محمد 〃 〃 〃
۲۱۹ - رحیم بخش 〃 〃 〃
۲۲۰ - حامد حسین 〃 〃 〃
۲۲۱ - غلام محمد خان 〃 〃 گوجرانوالہ
۲۲۲ محمد حسین 〃 〃 شیخوپورہ
۲۲۳ - محمد شجاع اللہ 〃 اور
۲۲۴ - فضل دین 〃 ضلع شیخوپورہ
۲۲۵ - محمد علی 〃 〃 〃
۲۲۶ - شیر محمد 〃 〃 〃
۲۲۷ عطاء الہٰی 〃 〃 گجرات
۲۲۸ امام دین 〃 〃 〃
۲۲۹ محمد نذیر 〃 〃
۲۳۰ - محمد الدین 〃 〃 گوجرانوالہ
۲۳۱ عبد الرحمٰن 〃 〃 گجرات
۲۳۲ برکت علی 〃 〃 〃
۲۳۳ عبد القیوم 〃 〃 〃
۲۳۴ قطب الدین 〃 〃 لاہور
۲۳۵ محمد الدین 〃 〃 فیروزپور
۲۳۶ حمید اللہ 〃 〃 میانوالی
۲۳۷ سید الطاف حسین صاحب 〃 لاہور
۲۳۸ عبد الرحمٰن 〃 〃 〃
۲۳۹ اعتبار خان 〃 〃 کیمبل پور
۲۴۰ - عطا محمد 〃 〃 〃
۲۴۱ - غلام محی الدین 〃 〃 〃
۲۴۲ غلام حسین 〃 〃 〃
۲۴۳ - محمد صادق 〃 〃 جہلم

نمبر شمار	نام	ضلع
۲۴۴	محمد بشیر صاحب	سرگودھا
۲۴۵	عزیز احمد 〃	ریاست
۲۴۶	عبد اللطیف احمد صاحب	جنید
۲۴۷	محمد ابراہیم صاحب	گورداسپور
۲۴۸	ہرنام 〃	شیخوپورہ / تھرپارکر
۲۴۹	ولی محمد 〃	گورداسپور
۲۵۰	مستری اللہ دتا 〃	شیخوپورہ
۲۵۱	محمد اقبال 〃	گوجرانوالہ
۲۵۲	ممتاز احمد 〃	سرگودھا
۲۵۳	شکر دین 〃	〃
۲۵۴	منظور احمد 〃	〃
۲۵۵	غلام رسول 〃	گوجرانوالہ
۲۵۶	رحمت اللہ 〃	〃
۲۵۷	محمد یوسف 〃	سرگودھا
۲۵۸	غلام رسول 〃	ہوشیارپور
۲۵۹	غلام رسول 〃	ملتان
۲۶۰	منظور احمد 〃	ریاست کشمیر
۲۶۱	محمد شفیع 〃	شیخوپورہ
۲۶۲	فضل احمد 〃	ریاسی
۲۶۳	غلام محمد 〃	گورداسپور
۲۶۴	غلام احمد 〃	〃
۲۶۵	اللہ دتا 〃	سیالکوٹ
۲۶۶	عبد الکریم 〃	پشاور
۲۶۷	محمد طفیل احمد 〃	〃
۲۶۸	محمد شفیع 〃	نوابشاہ / سندھ
۲۶۹	محمد نور 〃	بنوں
۲۷۰	فضل الرحمٰن 〃	لاہور
۲۷۱	میاں محمد 〃	جہلم
۲۷۲	خان صاحب سید محمد اکرم صاحب	گورداسپور
۲۷۳	محمد شفیع صاحب	لاہور
۲۷۴	محمد طفیل 〃	ہوشیارپور
۲۷۵	محمد اسحٰق 〃	گورداسپور
۲۷۶	فضل احمد 〃	سیالکوٹ

نمبر شمار	نام	ضلع
۲۷۷	ابو محمد عبد الغفار صاحب	میمن سنگھ بنگال
۲۷۸	محمد عبد اللہ	〃
۲۷۹	شیر محمد صاحب	جہلم
۲۸۰	کرم الدین صاحب	کیمبلپور / اٹک
۲۸۱	ابراہیم 〃	سیالکوٹ
۲۸۲	اللہ دتا 〃	گوجرانوالہ
۲۸۳	بشیر احمد 〃	شیخوپورہ
۲۸۴	جلال الدین 〃	پونچھ
۲۸۵	فتح علی 〃	گجرات
۲۸۶	عبد المجید 〃	دمکا ربہار
۲۸۷	محمد ابراہیم 〃	پونچھ
۲۸۸	محمد منیر 〃	گجرات
۲۸۹	فتح محمد 〃	پونچھ
۲۹۰	ولی محمد 〃	فیروزپور
۲۹۱	محمد حسین 〃	گورداسپور
۲۹۲	پیر بخش 〃	پونچھ
۲۹۳	بہادر خان 〃	سرگودھا
۲۹۴	فضل حق 〃	گجرات
۲۹۵	گلاب دین 〃	پونچھ
۲۹۶	سید احمد 〃	گجرات
۲۹۷	ولی محمد 〃	پونچھ
۲۹۸	نور الدین 〃	ریاسی
۲۹۹	محمد ثناء اللہ 〃	فیروزپور
۳۰۰	احمد الدین 〃	سرگودھا
۳۰۱	عمر الدین 〃	سیالکوٹ
۳۰۲	کرم الدین 〃	پونچھ
۳۰۳	محمد حسین 〃	امرتسر
۳۰۴	نذیر احمد 〃	گورداسپور
۳۰۵	انعام الحق 〃	پشاور
۳۰۶	سمندر خان 〃	لاہور
۳۰۷	رحمت علی 〃	امرتسر
۳۰۸	رسول بخش 〃	گجرات
۳۰۹	رحمت اللہ 〃	لاہور
۳۱۰	سراج احمد 〃	گورداسپور
۳۱۱	غلام رسول 〃	لاہور

نمبر شمار	نام	ضلع
۳۱۲	عبد الرحمٰن صاحب	جالندھر
۳۱۳	محمد اسلام 〃	انبالہ
۳۱۴	عبد الحمید 〃	لائلپور
۳۱۵	محمد شجاع خان 〃	تیرہ علاقہ آزاد
۳۱۶	حسین بخش 〃	جالندھر
۳۱۷	غلام رسول 〃	امرتسر
۳۱۸	عبد الرحمٰن 〃	جالندھر
۳۱۹	نور الدین 〃	پونچھ
۳۲۰	محبوب 〃	〃
۳۲۱	محمد انور 〃	لاہور
۳۲۲	نور عالم 〃	ایبٹ آباد / ہزارہ
۳۲۳	غلام محمد 〃	جھنگ
۳۲۴	عبد السمیع الرحمٰن صاحب	بہاولپور
۳۲۵	احمد بخش 〃	جھنگ
۳۲۶	جلال 〃	〃
۳۲۷	محمد یوسف 〃	سرگودھا
۳۲۸	بھولا 〃	کرنال
۳۲۹	محمد حسین 〃	گجرات
۳۳۰	مولا داد 〃	〃
۳۳۱	کرم داد 〃	〃
۳۳۲	مہر کریم بخش 〃	سرگودھا
۳۳۳	عبد الوحید 〃	امرتسر
۳۳۴	شاہ محمد 〃	گورداسپور
۳۳۵	طاہر احمد خان 〃	گوجرانوالہ
۳۳۶	کریم بخش 〃	سیالکوٹ
۳۳۷	مہر برکت 〃	سرگودھا
۳۳۸	محمد حیات 〃	ڈیرہ اسمٰعیل خان
۳۳۹	رحمت علی 〃	سرگودھا
۳۴۰	محمد حسین 〃	سیالکوٹ
۳۴۱	رحمت اللہ 〃	〃
۳۴۲	بشیر احمد 〃	سرگودھا
۳۴۳	ظہور حسین 〃	گجرات
۳۴۴	فاطمہ بی بی صاحبہ	گورداسپور
۳۴۵	حسین بی بی 〃	بہاولپور
۳۴۶	فاطمہ بی بی 〃	جالندھر
۳۴۷	ریشم بی بی 〃	گورداسپور
۳۴۸	رحمت بی بی 〃	گجرات
۳۴۹	مقبول بی بی 〃	گورداسپور
۳۵۰	ثریا بیگم 〃	〃
۳۵۱	حلیمہ 〃	گجرات
۳۵۲	حسین بی بی 〃	گورداسپور
۳۵۳	زینب بی بی 〃	〃
۳۵۴	کریم بی بی 〃	〃

وصیتیں

نمبر ۵۵۵۱ منکہ امام الدین ولد پیراندتہ قوم ارائیں پیشہ دوکانداری عمر تقریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت صحابی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جدی جائیداد تخمیناً اٹھارہ کنال زمین زرعی واقع قادیان ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری اس جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کیا جائے۔ مگر میرے وارثوں کو حق حاصل ہوگا۔ کہ اس جائیداد کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرادیں۔

میری ماہوار آمد دو روپے ہے۔ میں چنے بیچ کر گزارہ کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا۔ امام دین چنے فروش قادیان۔ گواہ شد عبدالرحمن بقلم خود پسر موصی۔ گواہ شد عبد الرحیم بقلم خود پسر موصی۔

نمبر ۵۵۵۲ منکہ حکیم چراغدین ولد عبد الکریم صاحب قوم کھوکھر عمر ۱۰۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد ایک مکان تھا جس میں مبلغ ۵۰۰/۰ روپے میرے لڑکے کا حصہ تھا۔ علاوہ ازیں دوسرے شرکاء کا بھی حصہ تھا۔ دار القضاء نے شرکاء کے حق میں اس میں سے مبلغ ۳۸۲/۱۰/۹ کی ڈگری دی ہے۔ میں نے وہ مکان گیارہ سو روپے کو فروخت کیا ہے۔ ہر دو مذکورہ بالا رقموں کو نکال کر باقی ۲۱۸/۵/۳ بچتے ہیں۔ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اس رقم کو جلد از جلد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرادوں گا۔ میری آمد اس وقت کوئی نہیں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حکیم چراغدین ولد عبد الکریم بقلم خود محلہ دار العلوم قادیان۔
گواہ شد حافظ غلام رسول بقلم خود بدست چپ
گواہ شد عبد الحق کاتب پسر حکیم چراغدین
گواہ شد محمد ایوب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر دار الرحمت قادیان۔

نمبر ۵۵۵۳ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین خان صاحب قوم راجپوت عمر تخمیناً ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن موضع ماڑی بوچیاں ڈاکخانہ سری ہرگوبند پور ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی علیحدہ آمد نہیں یعنی جو کچھ ہے میرے خاوند کی آمد ہے۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی وزنی چار تولہ ۲ رتی انگوٹھی طلائی تین ماشہ کلپ طلائی ۲ ماشہ کہانٹے طلائی ۹ ماشہ کل وزن پانچ تولہ چھ ماشہ جن کی قیمت موجودہ حالت میں مبلغ یکصد نوے روپے ہوگی نیز مبلغ ۶۸/۰/۳ میرے پاس نقد ہیں۔ کل میزان زیورات ونقد مبلغ دو سو اٹھاون روپے تین پائی ہوا۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی اور آمد یا جائیداد نہیں میں اپنا حق مہر اپنے خاوند سے تمام کا تمام مدت ہوئی۔ وصول کر چکی ہوں۔ میں اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں حصہ وصیت کی رقم پورہ یا جزوی طور پر ادا کر کے صدر انجمن سے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم میری وفات پر میرے حساب میں سے وضع کی جائے گی۔ یعنی ادا شدہ رقم کے علاوہ جو کچھ واجب الادا ہوگا۔ وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کیا جائے گا۔ فقط
الامۃ نشان انگوٹھا سعیدہ بیگم موصیہ
گواہ شد:۔ محمد حسین خان احمدی خاوند موصیہ حال محلہ میراں حسین آگرہ۔
گواہ شد محمد سعید احمد خان آگرہ [illegible] خود۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سٹر کتب کا سٹ

پچاس روپیہ کی سٹر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں

احباب کرام کے سامنے ایک نہایت مبارک اور مفید تجویز پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر احمدی گھرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام نیز بزرگان سلسلہ کی کتب کی ایک مستقل لائبریری قائم کی جائے۔ روحانیت کا یہ خزانہ نسلاً بعد نسل کام آتا رہے گا۔ اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں تعلیم احمدیت کو تازہ رکھنے کا ایک بڑا ذریعہ ہوگا۔ اور احباب کرام ان کتب کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو بھی پورا کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش } فرمایا۔ "ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جاویں اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔"
نیز فرمایا۔ "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے۔"

حضرت خلیفہ اول رض کی خواہش } فرمایا "حضرت پیرومرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جاوے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ **کا فرمان** } فرمایا جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ سلسلہ سے کما حقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔"

امید ہے۔ کہ ان اقتباسات کو پڑھ کر اس مبارک تجویز پر عمل کرنے سے کوئی دوست کوتاہی نہیں کرے گا۔

منیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

خلافت سلور جوبلی کی تقریب کی یادگار

کے طور پر حیدر آباد کی ایک احمدی فرم نے جو نہایت خوشنما خلافت سلور جوبلی میڈل تیار کئے تھے۔ اور جن کی خریداری کی سفارش آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے خرید کئے۔ ان احباب کی خاطر جو اس موقعہ پر تشریف نہیں لا سکے۔ مگر اس یادگار کو حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہم نے اس فرم سے سب کے سب خرید کر لئے ہیں۔ اس لئے قادیان آنے والے اپنے اعزہ اور احباب کے ذریعہ یا بذریعہ ڈاک یہ میڈل ہم سے طلب کریں۔ قیمت صرف دو آنے۔ منیجر پیارے دی ہٹی صرافاں قادیان

الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی اور زیورات پیارے دی ہٹی صراف سے خرید فرمائیں۔

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۰۱ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے آخر رضاعت تک۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جاویگا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ وزارت بحریہ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی۔ سب سے زیادہ بحری نقصان گذشتہ ہفتہ ہوا ہے۔ ۳۰ تجارتی جہاز جن میں ۵ برطانوی غرق ہو گئے ہیں اس وقت تک کل دس لاکھ ٹن جہاز غرق ہو چکے ہیں۔ اس کے بالمقابل ۴ جرمن جہاز اور ۶ جرمن آبدوزیں بھی اس ہفتہ غرق ہوئیں۔

ہیلسنکی۔ ۲۰ فروری۔ فن لینڈ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ فنی فوجوں نے روسی فوج کے اٹھارویں ڈویژن کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ اس کے ۸ ہزار سپاہی ہلاک اور زخمی اور ۵ ہزار قید کر لئے گئے ہیں۔ سمر لائن کے محاذ پر فنی فوج نے روسی فوج کے ۲۰ ویں ڈویژن کو محصور کر لیا ہے۔ جسے ہوائی جہازوں کے ذریعہ خوراک بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ تین زبردست روسی جرنیل بھی قید کر لئے گئے ہیں۔ خاکنائے کریلیا کے محاذ پر خونریز جنگ جاری ہے فنوں نے بہت سے مورچوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ روسی فوج کا دعوٰی ہے کہ اس نے ایک فن جزیرہ اور دو ریلوے سٹیشنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

کراچی ۲۱ فروری۔ آج سندھ اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ تو وزیر اعظم نے تجویز پیش کی کہ اجلاس پھر ملتوی کیا جائے۔ مگر سپیکر نے اس کی اجازت نہ دی۔ اور وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز پیش ہو گئی۔ جس پر سوموار کو بحث ہوگی۔

کلکتہ۔ ۲۰ فروری۔ کل جب گاندھی جی مالیکنڈا گئے۔ تو سٹیمر سے اترتے ہی آپ کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔ گاندھی ازم کو برباد کر دو۔ گاندھی انگریزی ایجنٹ ہے۔ گاندھی واپس جاؤ کے نعرے لگائے گئے۔ مخالفین کے ساتھ موافقین کا تصادم بھی ہو گیا۔ جس میں ۶ آدمی مارے گئے۔ گاندھی جی نے کھادی کی نمائش کا افتتاح کیا تھا۔ مخالفوں نے وہاں چھ جگہ آگ لگا دی۔

دہلی ۲۰ فروری۔ آج مولانا ابوالکلام آزاد نے یہاں ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ واقعات اس سرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ کہ لازماً ہمیں قدم اٹھانا پڑیگا ہم غیر معین عرصہ تک انتظار نہیں کر سکتے اور موجودہ تعطل جلد ختم ہونا چاہیئے۔

لاہور۔ ۲۰ فروری۔ شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے امرتسری نے وزیر اعظم کو تار دیا ہے۔ کہ مہندی کے جلوس پر پولیس کے لاٹھی چارج کے خلاف احتجاج کے طور پر تمام میونسپل کمشنروں نے اپنے استعفے مجھے بھیج دیئے ہیں۔ حالات نازک ہو رہے ہیں۔ جلد مداخلت کریں۔

استنبول۔ ۲۰ فروری۔ ترکی کی سپریم وار کونسل کا اجلاس یہاں منعقد ہوا جس میں ملکی دفاع کے امور پر غور ہوتا رہا خیال ہے۔ کہ یہ اجلاس پندرہ روز تک جاری رہے گا۔

بنوں۔ ۲۰ فروری۔ ایک قبائلی گروہ نے تاحال لکی مروت اور عیسٰی خیل کے مابین ریلوے لائن کو روک رکھا ہے حکام نے گاڑیاں عیسٰی خیل اور بنوں میں روکی ہوئی ہیں۔ اور لائن کو صاف کرنے کے لئے پہلے ایک مسلح گاڑی ماڑی انڈس سے چلائی گئی ہے۔ لکی مروت اور ایک اور ریلوے سٹیشن سخت خطرہ میں ہیں ٹیلیفون کے تار کاٹ ڈالے گئے ہیں۔

بخارسٹ۔ ۲۰ فروری۔ حکومت رومانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اعلیٰ قسم کا پٹرول جو ہوائی جہازوں میں استعمال ہوتا ہے کسی بھی ممالک کو برآمد نہ کیا جائے غیر صاف شدہ پٹرول ہی بھیجا جا سکے گا۔

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ نوآبادیوں کی ترقی کے سلسلہ میں نوآبادیاتی حکومتوں کی امداد کے لئے ہر سال کم سے کم ۵۰ لاکھ پونڈ وقف کئے گئے ہیں یہ امداد دس سال جاری رہے گی۔

نازی حکومت نے سرکاری طور پر ناروے اور سویڈن کی حکومتوں کو مطلع کیا ہے کہ اگر انہوں نے فن لینڈ کو کسی قسم کی براہ راست امداد دی۔ تو یہ اصول غیر جانبداری کے منافی بات ہوگی۔

پیرس۔ ۲۰ فروری۔ جرمن دستوں نے آج موزیل کے مشرق میں ہمارے چند مورچوں پر حملے کئے۔ جو ناکام رہے اور انہیں شدید نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا ایسار کے محاذ پر بھی ایک جرمن دستے نے بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر پسپا کر دیا گیا۔ دریائے رائن کے محاذ پر بھی فریقین کی چھیڑ چھاڑ جاری رہی۔ ساحلی مورچوں پر اتحادی توپیں گولہ باری کرتی رہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ کل سکاٹ لینڈ کے شمال مشرقی ساحل کے قریب جرمن ہوائی جہازوں نے مچھلیاں پکڑنے والے کئی برطانوی جہازوں پر حملے کئے برطانوی ہوائی جہازوں نے ان کا پیچھا کیا۔ تو وہ بھاگ گئے۔

دہلی۔ ۲۰ فروری۔ دکن کی بعض ریاستیں ایک مشترکہ پولیس فورس قائم کرنے پر غور کر رہی ہیں۔ ان ریاستوں کا ایک وفد اس سلسلہ میں وائسرائے کے ساتھ ملاقات کرے گا۔

کلکتہ۔ ۲۰ فروری۔ وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان دیا ہے کہ میں نے اپنی جبل پور والی تقریر پر جو اظہار افسوس کیا۔ اس کے متعلق ہندو پریس نے لکھا ہے کہ چونکہ سی پی گورنمنٹ نے اس کی بنا پر مجھ پر مقدمہ چلانے کی درخواست وائسرائے سے کی تھی۔ اس [illegible] نے یہ معذرت کی۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ میں نے ملکی فضا کو درست کرنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ ہندو پریس میرے خلاف نہایت ذلیل پروپیگنڈا کر رہا ہے۔

دہلی ۲۰ فروری۔ آج یہاں مردم شماری کے متعلق ذمہ دار سرکاری افسروں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں ریاستی نمائندے بھی شریک تھے۔ حکومت ہند کے ہوم ممبر نے اس موقعہ پر تقریر کی۔

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ آج بعد دوپہر نارتھمبرلینڈ۔ نارفوک لنکن شائر اور سفوک کے ساحلوں پر جرمن ہوائی جہازوں نے برطانوی جہازوں پر حملے کئے۔ طیارہ شکن توپوں نے بھی جواب دیا نقصانات کا ابھی علم نہیں ہو سکا۔

اٹاوہ۔ ۲۰ فروری۔ کینیڈا کے وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے کہ اس کی بری بحری اور فضائی فوج کی تعداد ۹۰ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

سکھر۔ ۲۰ فروری۔ محرم کے جلوس پر بم پھینکنے کے سلسلہ میں ۱۵۰ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

دہلی۔ ۲۰ فروری۔ گاندھی جی نے مسٹر بوس کو لکھا ہے۔ کہ رام گڑھ میں کانگرس کے اجلاس کے موقعہ پر فارورڈ بلاک کانفرنس منعقد نہ کریں۔ اور مخالفانہ مظاہروں سے باز رہیں جس مقام پر کانگرس کا یہ اجلاس ہو رہا ہے اس کا نام بہار کے کانگرسی لیڈر مولوی مظہر الحق آنجہانی کے نام پر مظہر نگر رکھا گیا ہے۔ اجلاس ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ مارچ کو ہوگا۔

دہلی ۲۰ فروری۔ گذشتہ ماہ قیمتوں پر قابو رکھنے کے لئے جو سرکاری کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے فیصلہ کے نتیجہ میں حکومت ہند نے سن اور روئی کی قیمتوں پر قابو رکھنے کے لئے سول سروس کے دو افسر مقرر کر دیئے ہیں۔ ایک کا ہیڈ کوارٹر کلکتہ میں اور دوسرے کا بمبئی میں ہوگا۔ یکم مارچ سے وہ کام شروع کر دیں گے۔

پیرس۔ ۲۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ دس ہزار اطالوی فوج عنقریب فن لینڈ جا رہی ہے۔ جنگ عظیم کا ایک نامور اطالوی جرنیل اس کا کمانڈر بنایا گیا ہے۔

پشاور۔ ۲۰ فروری۔ حکومت افغانستان نے فیصلہ کیا ہے کہ روئی پر تمام ٹیکس منسوخ کر دیا جائے۔ اس کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے مقصد یہ ہے کہ روئی کی کاشت کو فروغ حاصل ہو۔

گوجرہ۔ ۲۰ فروری۔ گندم دڑا ۳/۲/۶ ۳/۲/۶ ملا ۵/۶/۳ نخود ۳/۸/۰ توریہ ۲/۸/۰

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی